ہے بدرگاہِ خدا عطارِ عاجز کی دعا
تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

شانِ امام احمد رضا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه

صفحات 17

(یومِ عرس: 25 صفر المظفر)

پیش کش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

شانِ امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

دُعائے عطّار

یاربِّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ **"شانِ امام احمد رضا"** پڑھ یا سُن لے اُسے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، محمدِ مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: شبِ جُمعہ اور روزِ جُمعہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھو کیونکہ تمہارا دُرودِ پاک مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (مُعْجَم اَوسط، ۸۴/۱، حدیث: ۲۴۱، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

دُرودِ پاک کے بارے میں تحقیقِ رضا

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ ثابت و واضح ہے کہ حُضُور جانِ رحمت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی بارگاہِ اَقدس میں دُرود و سلام اور اعمالِ اُمّت کی پیشی بار بار بتکرار ہوتی ہے اور احادیث کی جمع و ترتیب سے میرے لیے یہ ظاہر ہوا کہ دُرودِ پاک بارگاہِ رسالت (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) میں دس بار پیش ہوتا ہے، دیگر اعمال پانچ بار پیش ہوتے ہیں، دربارِ نبوّت میں دُرود پیش ہونے کے چند طریقے یہ ہیں: (1) تُربَتِ اَطْہَر (یعنی قبرِ منوّر) کے پاس ایک فِرِشتہ پہنچاتا ہیں۔ (2) وہ فِرِشتہ پیش کرتا ہے جو دُرود پڑھنے والے کے ساتھ مامور و مُوَکَّل (یعنی مقرّر) ہے۔ (3) سیر و سیاحت

کرنے والے فرشتے پہنچاتے ہیں۔(4) حِفاظت کرنے والے فرشتے دُرُودِ پاک کو دِن کے تمام اَعمال کے ساتھ شام کو اور رات کے اعمال کے ساتھ صبح کو پیش کرتے ہیں۔ (5) ہفتہ بھر کے اَعمال کے ساتھ دُرُود شریف جُمعہ کے دِن پیش ہوتا ہے۔(6) عمر بھر کے جملہ (یعنی تمام) دُرُود قِیامت کے دِن پیش کرتے ہیں۔(انباءُالحی، ص287، مؤسسۃ الرضا لاہور) (چند بار جو پیش ہو چکے وہ مقامات یہ ہیں:)(7) معراج کی رات اعمال پیش ہوئے۔(8) حُضُورِ انور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے نمازِ کُسوف (یعنی سورج گہن کی نماز) میں دیکھے۔(9) اللہ پاک نے جب حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دونوں کندھوں کے درمیان دستِ مبارک رکھا تو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ہر چیز روشن (یعنی ظاہر) ہو گئی۔ (10) قرآنِ کریم کے نازل ہونے کے وَقْت تمام اشیاء کے عُلُوم و معارف حاصل ہوئے۔

(انباءُالحی، ص357)

اللہ اللہ تبحُّرِ عِلمی اَب بھی باقی ہے خدمتِ قلمی
اہلِ سنّت کا ہے جو سرمایہ واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

وِلادتِ اَعلیٰ حضرت

اے عاشقانِ امام احمد رَضا! میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلِ سُنّت حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت (Birth) بریلی شریف کے مَحَلّہ جسولی میں 10 شَوّالُ الْمُکرّم 1272ھ بروزِ ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق 14 جون 1856ء کو ہوئی، آپ کا نامِ مُبارَک محمد ہے اور دادا نے احمد رضا کہہ کر پُکارا اور

اِسی نام سے مشہور ہوئے جبکہ سَنِ پیدائش کے اِعتبار سے آپ کا نام اَلْمُختار (1272ھ) ہے۔ (تذکرۂ امام احمد رضا، ص3، مکتبۃ المدینہ کراچی)

بچپن شریف کی شاندار جھلکیاں

❀ ربیع الاول 1276ھ/1860ء کو تقریباً 4 سال کی عمر میں ناظرہ قرآنِ پاک ختم فرمایا اور اسی عمر میں فصیح عربی میں گفتگو فرمائی۔ ❀ ربیعُ الاول 1278ھ / 1861ء کو تقریباً 6 سال کی عمر میں پہلا بیان فرمایا۔ 1279ھ / 1862ء کو تقریباً 7 سال کی عمر میں رَمضانُ المُبارَک کے روزے رکھنا شروع فرمائے۔ ❀ شوّالُ المکرّم 1280ھ / 1863ء کو تقریباً 8 سال کی عمر میں مسئلۂ وراثت (Inheritance Rulings) کا شاندار جواب لکھا۔ ❀ 8 سال ہی کی عمر میں نحو کی مشہور کتاب ھِدَایَۃُ النَّحْو پڑھی اور اس کی عربی شرح بھی لکھی۔ ❀ شعبانُ المعظّم 1286ھ / 1869ء کو 13 سال 4 ماہ اور 10 دن کی عمر میں علومِ درسیہ سے فراغت پائی، دستارِ فضیلت ہوئی، اسی دن فتویٰ نویسی کا باقاعدہ آغاز فرمایا اور دَرس و تدریس کا بھی آغاز فرمایا۔

اعلیٰ حضرت کے فتاویٰ

عاشقِ اعلیٰ حضرت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا الیاس قادری رضوی ضیائی دامت برکاتھم العالیہ اِرشاد فرماتے ہیں: امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ہزاروں فتاویٰ تحریر فرمائے ہیں، چنانچہ جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے 13 سال 10 ماہ 4 دن کی عمر میں پہلا فتویٰ "حُرمتِ رضاعت" (یعنی دودھ کے رشتے کی حُرمت) پر تحریر فرمایا تو آپ کے ابو جان مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے آپ کی فقاہت (یعنی عالمانہ صلاحیت) دیکھ کر آپ کو مفتی کے مَنصَب پر فائز کر دیا، اِس کے باوُجود اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ

کافی عرصے تک اپنے ابوجان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فتاویٰ چیک کرواتے رہے اور اس قَدَر احتیاط فرماتے کہ ابوجان کی تصدیق کے بغیر فتویٰ جاری نہ فرماتے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے 10 سال تک کے فتاویٰ جمع شدہ نہیں ملے، 10 سال کے بعد جو فتاویٰ جمع ہوئے وہ ''اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّہ فِی الْفَتَاوَی الرَّضَوِیَّہ'' کے نام سے 30 جلدوں پر مشتمل ہیں اور اُردو زَبان میں اتنے ضخیم (یعنی بڑے بڑے) فتاویٰ، میں سمجھتا ہوں کہ دنیا میں کسی مفتی نے بھی نہیں دیئے ہوں گے، یہ 30 جلدیں (30 Volumes) تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات پر مشتمل ہیں اور ان میں چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سوالات کے جوابات، دوسو چھ (206) رسائل اور اس کے علاوہ ہزارہا مسائل ضمناً زیرِ بحث بیان فرمائے ہیں۔ اگر کسی نے یہ جاننا ہو کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کتنے بڑے مفتی تھے تو وہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ پڑھے، متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے گا، میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے فتاویٰ میں ایسے نکات (یعنی پوائنٹس) بیان فرمائے ہیں عقل حیران رہ جاتی ہے کہ کس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے یہ لکھے ہوں گے۔

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، صفر المظفر 1441، مکتبۃ المدینہ کراچی)

کس طرح اتنے علم کے دریا بہادیئے　　　علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ایک گھونٹ پانی

فقیہِ اعظم حضرت علّامہ مفتی شریفُ الحق اَمجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے ایک بار چالیس پینتالیس دِن تک، 24 گھنٹے میں ایک گھونٹ پانی کے سوا اور کچھ نہیں کھایا پیا، اِس کے باوُجود تصنیف،

تالیف، فتویٰ نویسی (یعنی کتابیں لکھنے، فتویٰ دینے)، مسجِد میں حاضِر ہو کر نمازِ باجماعت ادا کرنے، اِرشاد و تلقین، وارِدِین و صادِرِین (یعنی آنے والوں) سے مُلاقاتیں وغیرہ معمولات میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ ضعف و نقاہت (یعنی کمزوری) کے آثار ظاہر ہوئے۔

(نزہۃ القاری، ۳/ ۳۱۰ تسہیلاً، فرید بک اسٹال لاہور)

اُس کی ہستی میں تھا عمل جوہر　　سنّتِ مصطفٰے کا وہ پیکر
عالِمِ دین، صاحبِ تقویٰ　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

12 سوالات کا جواب

شیخ عبدُ اللہ میر داد بن احمد ابو الخیر رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اعلیٰ حضرت (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) کی خدمت میں نوٹ (یعنی کاغذی کرنسی) کے متعلق 12 سوالات پیش کئے، آپ (رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ) نے ایک دن اور کچھ گھنٹوں میں اُن کے جوابات لکھے اور کتاب کا نام "کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم فِی اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم" تجویز فرمایا، عُلَمائے مکّۂ مکرمہ زادھَا اللہ شرفاً وَّ تعظیماً جیسے شیخ الائمہ احمد بن ابو الخیر، مفتی و قاضی صالح کمال، حافظ کتب حرم سید اسماعیل خلیل، مفتی عبدُ اللہ صدیق اور شیخ جمال بن عبدُ اللہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہِم نے کتاب دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا اور خوب سراہا (یعنی تعریف کی)۔ یہ کتاب مختلف پریس نے کئی بار پرنٹ کی حتّٰی کہ 2005ء میں بیروت لبنان سے بھی پرنٹ ہوئی، اس وقت یہ کتاب کراچی یونیورسٹی کے "ایم اے" کے سلیبس میں بھی شامل ہے۔

(ماہنامہ فیضان مدینہ، صفر المظفر 1440)

مُجَدِّدِ دین و مِلّت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بَاتِّفاقِ عُلَمائے عرب و عجم چودھویں صدی کے مُجَدِّد،

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں بلکہ مولانا الشیخ محمد بن العربی الجزائری رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اعلیٰ حضرت کا تذکرۂ جمیل (خوبصورت ذِکر) اِن الفاظ میں فرمایا:

''ہندوستان کا جب کوئی عالِم ہم سے ملتا ہے تو ہم اُس سے مولانا شیخ احمد رضا خاں ہندی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) کے بارے میں سوال کرتے ہیں، اگر اُس نے تعریف(Praise) کی تو ہم سمجھ لیتے ہیں کہ یہ سُنّی (یعنی صحیح العقیدہ) ہے اور اگر اُس نے مذمّت (Criticize) کی (بُرا بَھلا کہا) تو ہم کو یقین ہو جاتا ہے کہ یہ شخص گمراہ اور بدعتی ہے ہمارے نزدیک یہی (یعنی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) کسوٹی(Standard) ہے۔''

(انوار الحدیث، ص19، مکتبۃ المدینہ کراچی)

جو ہے اللہ کا ولی بے شک   عاشقِ صادقِ نبی بے شک
غوثِ اعظم کا جو ہے متوالا   واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

جنّت کی طرف پہل کرنے والا

امامِ اہلِ سنّت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه احباب کے شدید اِصرار پر اپنے انتقال شریف سے تین سال قبل جبل پور تشریف لے گئے اور وہاں ایک ماہ قیام فرمایا۔ اس دوران وہاں کے رہنے والوں نے آپ سے خوب فیض پایا، امامِ اہلِ سنّت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے گھریلو ناچاقیوں والوں کی اس طرح رہنمائی فرمائی کہ جو اَفراد ایک دوسرے سے رشتے داری ختم کر چکے تھے وہ آپس میں صُلح کے لئے تیار ہوگئے۔ دو بھائی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے مرید تھے، ایک دِن دونوں حاضر ہوئے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے دونوں کی بات سُننے

کے بعد یہ ایمان افروز جملے ارشاد فرمائے: ”آپ صاحبوں کا کوئی مذہبی تَخالُف (یعنی مخالفت) ہے؟ کچھ نہیں۔ آپ دونوں صاحب آپس میں پیر بھائی ہیں نسلی رشتہ چھوٹ سکتا ہے لیکن اسلام وسنّت اور اکابرِ سلسلہ سے عقیدت باقی ہے تو یہ رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔ دونوں حقیقی بھائی اور ایک گھر کے، تمہارا مذہب ایک، رشتہ ایک، آپ دونوں صاحب ایک ہو کر کام کیجئے کہ مخالفین کو دَسْت اندازی کا موقع نہ ملے۔ خوب سمجھ لیجئے! آپ دونوں صاحبوں میں جو سبقت (یعنی پہل) ملنے میں کرے گا جنّت کی طرف سبقت کرے گا۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ان جملوں کا فوراً اثر ظاہر ہوا، ناراضی بُھلا کر اسی وقت ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص267 ملخصاً، مکتبۃ المدینہ کراچی)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بُندوں کا تُحفہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک دن مُفتی بُرہانُ الحق جَبَل پُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: ”مجھے اپنی دو بچیوں کے لئے بُندے (Earrings) چاہئیں“ مُفتی بُرہانُ الحق جَبَل پُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک مشہور دُکان سے بُندوں کی بہت ہی خوبصورت دو جوڑیاں لا کر پیش کر دیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بُندے بہت پسند آئے، سامنے ہی مُفتی بُرہانُ الحق جَبَل پُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دونوں ننّھی مُنّی صاحبزادیاں بیٹھی ہوئی تھیں، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ”ذرا اِن بچیوں کو پہنا کر دیکھتا ہوں کہ کیسے لگتے ہیں“ یہ فرما کر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے خود اپنے مُبارک ہاتھوں سے دونوں بچیوں کو بُندے پہنائے اور دُعائیں عطا فرمائیں۔ اِس کے بعد اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بُندوں کی قیمت پوچھی، مُفتی بُرہانُ الحق جَبَل پُوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

نے عرض کیا: حُضُور! قیمت ادا کر دی ہے (آپ بس بُندے قبول فرمائیے) اِس کے بعد آپ اپنی بیٹیوں کے کانوں سے بُندے اُتارنے لگے (یہ سوچ کر کہ یہ بُندے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کی صاحبزادیوں کے لئے ہیں) لیکن اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ نے فوراً اِرشاد فرمایا: ''رہنے دیجئے! میں نے یہ بُندے اپنی اِنہی دو بچیوں کے لئے تو منگوائے تھے'' اِس کے بعد آپ نے مُفتی بُرہانُ الحق جَبَل پُوری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ کو بُندوں کی قیمت بھی عطا فرمائی۔

(اِکرامِ امام احمد رَضا، ص90 مفہوماً، ادارہ سعودیہ کراچی)

سات پہاڑ

سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہ جبل پور کے سفر میں کشتی (Ship) میں سفر فرما رہے تھے ''کشتی'' نہایت تیز جارہی تھی، لوگ آپس میں مختلف باتیں کر رہے تھے، اِس پر آپ نے اِرشاد فرمایا: ''اِن پہاڑوں کو کلمۂ شہادت پڑھ کر گواہ کیوں نہیں کر لیتے!'' (پھر فرمایا:) ایک صاحب کا معمول تھا جب مسجد تشریف لاتے تو سات ڈھیلوں (Stones یعنی پتّھروں) کو جو باہر مسجِد کے طاق میں رکھے تھے اپنے کلمۂ شہادت کا گواہ کر لیا کرتے، اِسی طرح جب واپس ہوتے تو گواہ بنا لیتے۔ بعدِ انتقال ملائکہ (یعنی فرشتے) اُن کو جہنّم کی طرف لے چلے، اُن ساتوں ڈھیلوں نے سات پہاڑ بن کر جہنّم کے ساتوں دروازے بند کر دیئے اور کہا: ''ہم اِس کے کلمۂ شہادت کے گواہ ہیں۔'' انہوں نے نَجات پائی۔ تو جب ڈھیلے پہاڑ بن کر حائل (یعنی رُکاوٹ) ہو گئے تو یہ تو پہاڑ ہیں۔ حدیث میں ہے: ''شام کو ایک پہاڑ دوسرے سے پوچھتا ہے: کیا تیرے پاس آج کوئی ایسا گزرا جس نے ذِکرِ الٰہی کیا؟ وہ کہتا ہے: نہ۔ یہ کہتا ہے: میرے پاس تو ایسا شخص گزرا جس نے ذِکرِ الٰہی کیا۔ وہ سمجھتا ہے کہ آج مجھ پر (اسے) فضیلت ہے۔'' یہ (فضیلت) سنتے ہی سب لوگ باآوازِ بلند

کلمۂ شہادت پڑھنے لگے، مسلمانوں کی زَبان سے کلمہ شریف کی صَدا (Sound) بلند ہو کر پہاڑوں میں گونج گئی۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص313،314)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

حدیث شریف پڑھانے کا انداز مبارک

حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کُتُبِ حدیث کھڑے ہو کر پڑھایا کرتے تھے، دیکھنے والوں نے ہم کو بتایا کہ خود بھی کھڑے ہوتے، پڑھنے والے بھی کھڑے ہوتے تھے اُن کا یہ فعل (یعنی انداز) بہت ہی مبارک ہے۔ (جاء الحق، ص209، قادری پبلی کیشنز لاہور)

اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث

اِمامِ اَہلِ سنّت، اِمام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جس طرح دیگر کئی علوم میں اپنی مثال آپ تھے، یونہی فنِ حدیث میں بھی اپنے زمانے کے عُلما پر آپ کو ایسی فوقیت (Precedence) حاصل تھی کہ آپ کے زمانے کے عظیم عالم، 40 سال تک درسِ حدیث دینے والے شیخُ المحدثین حضرت علّامہ وَصی احمد سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ کو "اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن فِی الْحَدِیْث" کا لقب دیا۔

(ماہنامہ المیزان، بمبئی، امام احمد رضا نمبر اپریل، مئی، جون 1976ء ص247)

علم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں   جب قلم تُو نے اُٹھایا اے امام احمد رضا

مدینے سے محبت

مبلغِ اسلام حضرتِ علّامہ مولانا شاہ عبد العلیم صِدّیقی میرٹھی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حرمینِ طیبین زادھُما اللہ شرفاً وّ تعظیماً سے واپسی پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور نہایت خوبصورت آواز میں آپ کی شان میں منقبت پڑھی تو سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس پر کوئی ناگواری کا اِظہار نہیں فرمایا بلکہ اِرشاد فرمایا: مولانا! میں آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟ (اپنے بہت قیمتی عمامے (Turban) کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا:) اگر اِس عمامے کو پیش کروں تو آپ اُس دِیارِ پاک (یعنی مبارک شہر مدینۂ پاک) سے تشریف لا رہے ہیں، یہ عمامہ آپ کے قدموں کے لائق بھی نہیں۔ البتہ میرے کپڑوں میں سب سے بیش قیمت (یعنی قیمتی) ایک جُبَّہ ہے، وہ حاضر کئے دیتا ہوں اور کاشانۂ اَقدس سے سُرخ کاشانی مخمل کا جُبَّۂ مبارکہ لا کر عطا فرما دیا، جو (اُس وقت کے) ڈیڑھ سو روپے سے کسی طرح کم قیمت کا نہ ہو گا۔ مولانا مَمدوح (یعنی شاہ عبدالعلیم میرٹھی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) نے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر لے لیا۔ آنکھوں سے لگایا، لبوں سے چوما، سَر پر رکھا اور سینے سے دیر تک لگائے رہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ١/١٣٢تا١٣٤، ملخصاً، مکتبۃ المدینہ کراچی)

اُس منقبت کے چند اشعار یہ ہیں:

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اُس سے سوا تم ہو ۔۔۔ قسیمِ جامِ عرفان اے شہِ احمد رضا تم ہو

جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہلِ طریقت کا ۔۔۔ جو محور ہے حقیقت کا وہ قطبُ الاولیاء تم ہو

یہاں آ کر ملیں نہریں شریعت اور طریقت کی ۔۔۔ ہے سینہ مجمعُ البحرین ایسے رہنما تم ہو

"علیمِ" خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانے کا

کرم فرمانے والے حال پر اس کے شہا تم ہو

(یاد رہے کہ بعض لوگوں کے لئے اپنی تعریف پر خوش ہونا جائز ہوتا ہے، یہ "اپنی تعریف پر پھولنے" میں شامل نہیں۔)

خواہشِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ

سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے مولانا عرفان بیسلپوری رحمۃ اللّٰہ علیہ کو ایک خط

لکھا جس کے آخر میں کچھ یوں لکھتے ہیں: وقتِ مَرگ (یعنی انتقال کا وقت) قریب ہے اور اپنی خواہش یہی ہے کہ مدینۂ طیبہ میں ایمان کے ساتھ موت اور بقیع مبارک میں خیر کے ساتھ دفن (Burial) نصیب ہو۔ (مکتوباتِ امام احمد رضا، ص202 ملتقطاً)

سایۂ دیوار و خاکِ دَر ہو یاربّ اور رضاؔ
خواہشِ دَیہیمِ قیصر، شوقِ تختِ جم نہیں

(حدائقِ بخشش، مکتبۃ المدینہ کراچی)

شرحِ کلامِ رضا: یا اللہ پاک! تیرے پیارے پیارے اور آخری نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے قدموں میں مدینۂ پاک میں مجھے مدفن نصیب ہو جائے، مجھے روم اور ایران کے بادشاہوں کے تخت و تاج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

ہے یہی عطّارؔ کی حاجت مدینے میں مرے
ہو عنایت سیّدا، یا غوثِ اعظم دستگیر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب
صَلَّی اللہُ علٰی محمّد

کلامِ اعلیٰ حضرت کی شان

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا کلام قراٰن و حدیث کے عین مطابق ہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی لکھی ہوئی ایک ایک نعت فنِ شاعری (Poetic Skills) میں بھی درجۂ کمال پر ہے۔ اللہ پاک کے سچے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے جسم کا رُواں رُواں لبریز تھا، اسی طرح آپ کی نعتیہ شاعری کا ہر ہر لفظ بھی عشقِ رسول میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔ آج تقریباً سو سال گزرنے کے باوجود بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے لکھے ہوئے اشعار دلوں میں عشقِ رسول پیدا کرتے اور یادِ محبوب صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں تڑپا دیتے ہیں۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عربی اشعار کی مجموعی تعداد مختلف اقوال کے مطابق 751 یا 1145 ہے۔ (مولانا امام احمد رضا کی نعتیہ شاعری، ص210) جبکہ عربی زَبان میں سے قصیدَتان

دائِعتان مشہور "کلام" ہیں جو آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ نے 1300 ھ میں عالِمِ کبیر مولانا شاہ فضلِ رسول قادری بدایونی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر 27 سال 5 ماہ کی عمر میں پیش کئے تھے۔ اصحابِ بدر کی نسبت سے دونوں قصیدے 313 اَشعار پر مشتمل ہیں۔ دونوں مُبارَک قصیدوں میں قرآن و حدیث کے اشارات اور عربی امثال و محاورات کا خوب استعمال کیا گیا ہے۔ مشہورِ زمانہ نعتیہ کتاب "حدائقِ بخشش" میں ایک قول کے مطابق میں 2781 اَشعار ہیں۔ اور اُردو کلام کا عربی ترجمہ بھی "صَفوَۃُ المَدِیح" کے نام سے پرنٹ ہو چکا ہے۔ (اثر القرآن والسنۃ فی شعر الامام احمد رضا خان، ص49، 50، المؤسسۃ الجلالیہ لاہور)

گونج گونج اُٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستاں　　　کیوں نہ ہو کس پھول کی مِدحت میں وامِنقار ہے

اے عاشقانِ امام احمد رضا! اگر یہ کہا جائے کہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کے ترجمۂ قراٰن "کنزُ الایمان" کی طرح آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کی نعتیہ شاعری کو عوام میں عام کرنے میں دعوتِ اسلامی کا بہت بڑا کردار ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ وقتاً فوقتاً خود "حدائقِ بخشش" کے اشعار پڑھتے ہیں اور نعت خوانوں کو بھی اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ کا کلام پڑھنے کی ترغیب دِلاتے رہتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیہ" میں کام ہونے کے بعد "مکتبۃُ المدینہ" سے "حدائقِ بخشش" کی پرنٹنگ کا سلسلہ جاری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اگست 2020 تک کم و بیش دو لاکھ ترجمۂ قراٰن "کنزُ الایمان" نیز "حدائق بخشش" ایک لاکھ تیرہ ہزار تین سو اِکسٹھ نسخے پرنٹ ہو چکے ہیں۔

مولا بَہرِ "حدائقِ بخشش"　　　بخش عطّار کو بِلا پُرسِش
خُلد میں کہتا کہتا جائے گا　　　واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی محمَّد

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے ہر سال قربانی

اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں: فقیر کا معمول ہے کہ قربانی ہر سال اپنے حضرت والد ماجِد رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی طرف سے کرتا ہے اور اِس کا گوشت پوست (یعنی کھال) سب تصدق (یعنی صدقہ) کر دیتا ہے اور ایک قربانی حضور اقدس (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی طرف سے کرتا ہے اور اِس کا گوشت پوست سب نذرِ حضراتِ ساداتِ کرام کرتا ہے۔ تَقَبَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنِّي وَمِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ، اٰمین (یعنی اللہ پاک میری اور سب مسلمانوں کی طرف سے قبول فرمائے، آمین۔) (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۴۵۶، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

غریب ساداتِ کرام سے محبّتِ اعلیٰ حضرت

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ ساداتِ کرام کا بہت خیال فرماتے، یہاں تک کہ جب کوئی چیز تقسیم فرماتے تو سب کو ایک ایک عطا فرماتے اور سیّد صاحِبان کو دو دیتے: آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں: بڑے مال والے اگر اپنے خالص مالوں سے بطورِ ہَدِیّہ اِن حضراتِ عُلیا (یعنی بُلند مرتبہ صاحبان) کی خدمت نہ کریں تو اِن (مالداروں) کی (اپنی) بے سعادتی ہے، وہ وَقت یاد کریں جب اِن حضرات (یعنی ساداتِ کرام) کے جدِّ اکرم (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے سوا ظاہِری آنکھوں کو بھی کوئی ملجا وماوا (یعنی پناہ کا ٹھکانہ) نہ ملے گا، کیا پسند نہیں آتا کہ وہ مال جو اِنہیں کے صدقے میں اُنہیں کی سرکار (یعنی بارگاہ) سے عطا ہوا، جسے عنقریب چھوڑ کر پھر وَیسے ہی خالی ہاتھ زیرِ زمین (یعنی قبر میں) جانے والے ہیں، اُن کی خُوشنودی کے لیے اُن کے پاک مبارک بیٹوں (یعنی سیِّدوں) پر اُس کا ایک حصّہ صَرف (یعنی خرچ)

کیا کریں کہ اُس سخت حاجت کے دن (یعنی بروزِ قیامت) اُس جوّاد کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھاری اِنعاموں، عظیم اِکراموں سے مُشرَّف ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ، ۱۰/ ۱۰۵)

سیِّد کے ساتھ بھلائی کرنے کا عظیم صِلہ

اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جو میرے اہلِ بیت (Descendants) میں سے کسی کے ساتھ اچّھا سلوک کرے گا، میں روزِ قیامت اِس کا بدلہ اُسے عطا فرماؤں گا۔ (اَلجامعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی، ص ۵۳۳، حدیث: ۸۸۲۱، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو شخص اولادِ عبدُ المطّلِب میں کسی کے ساتھ دُنیا میں نیکی کرے اُس کا صِلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا۔ (تاریخِ بغداد، ۱۰/ ۱۰۲، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

سیِّد سے بھلائی کرنے والے کو قیامت میں آقا کی زیارت ہوگی

اَللہُ اَکۡبَر، اَللہُ اَکۡبَر! قیامت کا دِن، وہ قیامت کا دِن، وہ سخت ضَرورت سخت حاجت کا دِن، اور ہم جیسے محتاج، اور صِلہ عطا فرمانے کو محمد صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سا صاحِبُ التّاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نِہال فرمادیں، ایک نگاہِ لُطف اُن کی جُملہ مُہِمّاتِ دو جہاں کو (یعنی دونوں جہاں کی تمام مشکلات کے حل کیلئے) بس ہے، بلکہ خود یہی صِلہ (بدلہ) کروڑوں صلے (بدلوں) سے اعلیٰ و اَنفس (یعنی نفیس ترین) ہے، جس کی طرف کلمۂ کریمہ، اِذَا لَقِیَنِی (جب وہ روزِ قیامت مجھ سے ملے گا) اشارہ فرماتا ہے، بَلَفۡظِ ''اِذَا'' تعبیر فرمانا (یعنی ''جب'' کا لفظ کہنا) بِحَمۡدِ اللہ روزِ قیامت وعدۂ وِصال و دیدارِ محبوبِ ذی الجلال کا

مُژدہ سُناتا ہے۔ (گویا سیِّدوں کے ساتھ بھلائی کرنے والوں کو قیامت کے روز تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت و ملاقات کی خوشخبری ہے) **مُسلمانو! اور کیا دَرکار ہے؟ دوڑو اور اِس دولت وسعادت کو لو۔** (فتاوٰی رضویہ،۱۰/۱۰۵تا۱۰۶)

حُبِّ سادات اے خدا دے واسِطہ اہلِ بیتِ پاک کا فریاد ہے

(وسائلِ بخشش،588)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اعلٰی حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی چند خوبیاں

(1) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانچوں نَمازیں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں ادا فرمایا کرتے۔ (2) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمِ تَوقِیت (یعنی وہ علم جس کے ذریعے درست وقت معلوم کیا جائے) میں اِس قَدَر کمال حاصل تھا کہ دِن کو سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی مِلا لیتے کبھی ایک مِنَٹ کا بھی فرق نہ ہوا۔ (3) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے اور اپنے بھائیوں کے تمام شہزادوں (یعنی بیٹوں) کا نام "محمد" رکھا۔ (4) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو طبعاً ہر مشروب سے زیادہ عزیز "زمزم شریف" محبوب و مرغوب (یعنی پسندیدہ) تھا۔ (5) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مختلف موضوعات پر کم و بیش ایک ہزار کتابیں لکھیں: جن میں سے چند یہ ہیں: علمِ العَقائِد میں 31، علم الکلام میں 17، علم تفسیر میں 6، علم حدیث میں 11، اُصولِ فقہ میں 9، فقہ میں 150، علمُ الفضائل میں 30، علمُ المناقب میں 18، اور علم مناظرہ میں 18۔ (6) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غریبوں کی دعوت قبول فرما لیتے تھے اگر وہاں آپ کے مزاج کے مطابق کھانا نہ ہوتا تو میزبان (Host) پر اس کا اظہار نہ فرماتے بلکہ خوشی خوشی کھا لیتے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/۱۲۳،ملخصاً) (7) ہمیشہ غریبوں کی امداد کرتے، انہیں کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتے بلکہ آخِری وقت بھی رشتے داروں کو وصیّت فرمائی کہ غریبوں کا خاص

خیال رکھنا، اُن کو خاطِر داری سے اچھے اچھے اور لذیذ کھانے اپنے گھر سے کِھلایا کرنا اور کسی غریب کو بالکل نہ جِھڑکنا۔(تذکرۂ امام احمد رضا، ص14)(8)کارڈ یا کھلے خط(Letter) میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم یا آیتِ کریمہ یا اسمِ جلالت "اللہ" یااللہ پاک کے آخری نبی "محمد" (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کامبارک نام یادُرُود شریف بے اَدبی کے خیال سے لکھنے سے منع فرماتے۔ اعدادِ "بِسۡمِ اللّٰہ" 786 دائیں طرف سے لکھتے۔(9) محفلِ مِیلاد شریف میں شروع سے آخِر تک اَدَباً دوزانو (جیسے نماز میں التحیات کی صورت میں بیٹھتے ہیں) بیٹھے رہتے، صرف صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے لئے کھڑے ہوتے۔یوں ہی بیان فرماتے اور چارپانچ گھنٹے تک مکمل دوزانو ہی مِنبر شریف پر تشریف فرما رہتے۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/۹۸)

کاش!ہم غلامانِ اعلیٰ حضرت کو بھی تِلاوت قراٰن کرتے یاسنتے وَقت نیز اجتِماعِ ذکرو نعت، سنّتوں بھرے اجتِماعات، مَدَنی مذاکرات، درس ومَدَنی حلقوں وغیرہ میں اَدَباً دوزانو بیٹھنے کی سعادت مل جائے۔(10) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کاسونے کا انداز بھی بڑا ایمان افروز تھا، عام لوگوں کی طرح نہ سوتے بلکہ سوتے وَقت ہاتھ کے اَنگوٹھے(Thumb) کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ لیتے تاکہ اُنگلیوں سے لَفظ "اللہ" بن جائے اور پاؤں پھیلا کر کبھی نہ سوتے بلکہ سیدھی کروٹ(Right Side) لیٹ کر دونوں ہاتھوں کو ملاکر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے، اِس طرح جسم سے لفظ "محمّد" بن جاتا۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹۹مفہوماً) (11) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ واقعی فنافِی الرَّسُول تھے۔ اکثر فِراقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں(Sigh) بھرا کرتے۔ (12) آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ساری زندگی کوئی بھی صبح ایسی نہیں کی جو نامِ الٰہی سے شروع نہ ہوتی ہو اور کسی بھی دن کی آخری تحریر دُرُود شریف کے سوا کسی اور لفظ پر ختم نہیں فرمائی، سب سے آخری تحریر

25 صَفَرُ الْمُظَفَّر 1340ھ کو وفات شریف سے چند لمحے پہلے یہ لکھی: ”وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَصَحْبِهِ الْمُكَرَّمِيْنَ وَ ابْنِهٖ وَحِزْبِهٖ اِلٰى اَبَدِ الْاٰبِدِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ“

(حیات اعلیٰ حضرت، ۳/ ۲۹۲ ملخصًا)

انتقال شریف

سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی وفات شریف سے 4ماہ22 دِن پہلے خود اپنے انتقال شریف کی خبر دے دی تھی، آپ نے اپنے صاحبزادے حجۃُ الاسلام مولانا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنی حیات (یعنی مبارک زندگی) ہی میں اپنا جانشین (Successor) مقرر فرمایا اور اپنی نمازِ جنازہ پڑھانے کی وصیت فرمائی چنانچہ علّامہ مولانا حامد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہی آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، حصّہ سوم، ص۲۹۷ ملخصًا) **اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حشر تک جاری رہے گا فیضِ مرشد آپ کا   فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا
ہے بدرگاہِ خدا عطارؔ عاجز کی دُعا   تجھ پہ ہو رحمت کا سایہ اے امام احمد رضا

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا ابو اُسید حاجی عبید رضا مدنی مدظلہ العالی کا پیغام

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا عوام کو تعارف کروانے میں اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا کردار اور کوششیں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت نے اپنے ہر ہر بیان، مدنی مذاکرے، مدنی مشورے، رسالے اور کتاب میں اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت کا ہی درس دیا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قراٰن کنزالایمان کی جو خدمت دعوتِ اسلامی اور اَمیرِ اَہلِ سنّت نے کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے بار بار ترغیب دلا کر بلا مبالغہ لاتعداد مسلمانوں کے گھروں میں کنزالایمان پہنچا دیا ہے۔ اللہ کریم اَمیرِ اَہلِ سنّت کا سایہ ہم پر دراز فرمائے اور ان کے صدقے ہمیں خوب خوب فیضانِ امامِ اَہلِ سنّت نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ISBN 978-969-722-139-4

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net